© rasailojaraid.com

سیر و سوانح

مولانا گوہر رحمٰن کی علمی خدمات

ایک جائزہ

جناب غلام حسین بابر

مولانا گوہر رحمٰن * عصر حاضر کی ایک معروف علمی اور دینی شخصیت ہیں۔ آپ کی تدریسی، علمی ، سیاسی اور فقہی خدمات کی فہرست بہت طویل ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ ایک بہترین مدرس، مفسر قرآن، محقق، محدث، مبلغ دین، فقیہ اور ایک اچھے سیاست دان تھے تو اس میں یقیناً مبالغہ نہ ہوگا۔ آپ نے پوری زندگی قرآن و سنت کی تعلیم و ترویج میں صرف کی۔ آپ کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش شریعت اسلام کا عملی نفاذ تھا۔

علمی خدمات

مولانا گوہر رحمٰن کی علمی اور فقہی خدمات کے دو نمایاں پہلو ہیں:

۱۔ آپ نے شریعت اسلامی کے نفاذ کے لیے عوام الناس کے فکری شعور کو بیدار کرنے کے مقصد سے کئی علمی موضوعات پر قلم اٹھایا اور کئی کتب تالیف کیں۔ آپ کسی بھی علمی موضوع پر بحث کرتے ہیں تو سب سے پہلے قرآن و سنت کے نصوص سے استناد کرتے ہیں، اس کی تائید و تشریح میں فقہاء اسلام اور مفسرین و محدثین کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ آپ نے توحید، سنت، اتحاد ملت، خلافت، سیاست اور اسلامی معیشت جیسے اہم موضوعات کے ساتھ دور جدید کے پیش آمدہ مسائل کا حل بھی پیش کیا ہے۔ آپ نے دور حاضر کے نظریات میں اشتراکیت، سیکولر جمہوریت اور جدیدیت کی تردید کی۔ اسی طرح ملت میں پائی جانے والی فرقہ واریت، بدعات اور تجدد پسندی پر تنقید کی اور انتہائی مثبت انداز میں ان تمام موضوعات سے متعلق اٹھنے والے سوالات کا سنجیدہ جواب دیا اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآنی احکام وقوانین کا حالاتِ حاضرہ اور مسائل جدیدہ پر انطباق کیا۔

۲۔ شریعت اسلامی کے نفاذ کیلئے آپ نے کئی عملی اقدامات کیے اور کئی تعلیمی اور تحقیقی ادارے قائم کیے۔قومی اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنے ، مالاکنڈ ڈویژن کے لیے نفاذ شریعت کا مسودہ قانون تیار کرنے اور صوبہ سرحد میں نفاذِ شریعت کیلئے مسودہ قانون تیار کرنے میں بھی آپ کا اہم کردار رہا ہے۔

تصانیف

مولانا گوہر رحمٰن کی علمی خدمات کی حقیقی آئینہ دار آپ کی تالیفات ہیں۔ان تالیفات سے ایک طرف تو آپ کی علمی اور تحقیقی سرگرمیوں کا اندازہ ہوتا ہے اور دوسری طرف دینی علوم میں آپ کی بصیرت وادراک سے واقفیت ہوتی ہے۔آپ کے علمی وتحقیقی کام کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ علوم القرآن: آپ کے علمی وتحقیقی کام میں اہم ترین اور زندگی کے آخری ایام میں لکھی جانے والی یہ ایک اہم کتاب ہے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے۔پہلی جلد چھ ابواب اور دوسری جلد میں چار ابواب ہیں۔اس کتاب کو مکتبہ تفہیم القرآن نے اکتوبر ۲۰۰۳ء میں شائع کیا ہے۔اس میں قرآن مجید سے متعلق علوم کی تفصیل پیش کی گئی ہے اور اس کے ساتھ متجددین اور عقلیت وجدیدیت کے شوقین اصحاب کے منہج تفسیر کا رد کیا گیا ہے۔[۱]

۲۔ جواہر التوحید: توحید کے موضوع پر لکھی جانے والی مولانا کی یہ اہم کتاب ہے۔اس کتاب میں توحید کی جملہ اقسام کی تنقیح وتحقیق کی گئی ہے اور اس کے ساتھ شرک کی جملہ اقسام کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔یہ کتاب شاہین برقی پریس پشاور سے ۱۹۵۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ یہ کتاب مولانا کے ذاتی کتب خانے مدرسہ تفہیم القرآن مردان میں موجود ہے،لیکن مارکیٹ میں کسی جگہ دستیاب نہیں ہے، البتہ یہ کتاب دسمبر ۱۹۸۶ء میں چھپنے والی ایک دوسری کتاب ’حقیقت توحید وسنت‘ کا حصہ بن چکی ہے۔[۲]

۳۔ حقیقت توحید وسنت: یہ کتاب آپ کی علمی اور تحقیقی خدمات کی حقیقی آئینہ دار ہے۔ ۳۱۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ دسمبر ۱۹۸۶ء میں مکتبہ معارف اسلامی منصورہ لاہور نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسے شائع کیا۔ یہ کتاب توحید وسنت سے متعلق ایک بنیادی حیثیت کی حامل ہے، اس میں توحید باری تعالیٰ سے متعلق کئی مباحث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اور صفات باری تعالیٰ سے متعلق جدید وقدیم فلاسفہ کا نقطۂ نظر پیش کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اہم بحث منصب نبوت اور سنت رسول ﷺ سے متعلق ہے۔[۳]

۴- اسلامی سیاست: سیاست کے موضوع پر لکھی جانے والی آپ کی یہ ایک اہم کتاب ہے۔ یہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں سیاست اور اس کی اقسام بیان کی گئی ہیں، دوسرے حصے میں غیر اسلامی سیاسی نظریات کا تذکرہ ہے اور تیسرے حصے میں خلافت اسلامیہ کی حقیقت واہمیت واضح کی گئی ہے۔ تمام مباحث میں قرآن وحدیث، سنت خلفاء راشدین، اقوال صحابہ وتابعین، اور ائمہ فقہ کے اقوال سے استدلال کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں کتابیات (Bibliography) کی فہرست دی گئی ہے۔ یہ کتاب ۴۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ معارف اسلامی منصورہ لاہور سے ۱۹۸۱ء میں پہلی بار شائع ہوئی تھی۔[۴]

۵- نفاذ شریعت اور علما کا دینی فریضہ: نومبر ۱۹۷۴ء میں جماعت اسلامی پاکستان کی مجلس شوریٰ نے نفاذ شریعت مہم چلانے کا فیصلہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ اس مہم کا آغاز مردان سے کیا جائے گا۔ اسی مہم کے پیش نظر مولانا گوہر رحمٰن نے دو مضامین 'شرعی سزائیں اور ان کی برکات' اور 'اسلام آئینی مساوات' تحریر کئے تھے، بعد میں ان مضامین کو یکجا کر کے 'نفاذ شریعت اور علما کا دینی فریضہ' کے عنوان سے کتابی صورت میں اپریل ۱۹۷۶ء میں مکتبہ تفہیم القرآن نے شائع کیا۔ یہ کتاب ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب بھی مولانا کی ایک دوسری کتاب 'نفاذ شریعت اور اتحاد ملت' کا حصہ بن چکی ہے۔[۵]

۶- نفاذ شریعت اور اتحاد ملت: نفاذ شریعت اور اتحاد ملت کے موضوع پر یہ ایک اہم کتاب ہے۔ ۱۸۸ صفحات پر مشتمل اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں۔ مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے اسے ۲۰۰۰ء میں شائع کیا ہے۔ مولانا گوہر رحمٰن شریعت کے نفاذ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلسلے میں علما کے کردار کو بہت اہمیت دیتے تھے۔ آپ نفاذ شریعت کے لئے اتحاد ملت کی بنیادی شرط لگاتے ہیں، اور ملی اتحاد کو نقصان پہنچانے والے عوامل کا سختی سے رد کرتے ہیں، اس کتاب میں علماء حق اور علماسوء کے کردار کے حوالے سے ایک مفصل بحث بہت اہم نوعیت کی ہے۔[٦]

۷۔ **عورت کی حکم رانی قرآن وسنت کی روشنی میں:** عورت کی حکم رانی کے حوالے سے مولانا گوہر رحمٰن کی یہ کتاب بہت اہم ہے۔ ۱۹۸۸ء میں جب پاکستان میں محترمہ بے نظیر بھٹو کی حکومت قائم ہوئی تھی تو اس وقت کچھ لوگوں نے عورت کی حکم رانی کو از روئے شریعت جائز قرار دینے کی کوشش کی تھی جو اسلام کے سیاسی اصول اور شرعی احکام کی غلط تعبیر وتشریح تھی، اس موقع پر شرعی احکام کے تحفظ اور ان کو اپنی حقیقی حیثیت میں قائم رکھنے کے لئے مولانا نے قلم اٹھایا اور انتہائی مدلل انداز میں اس بات کو ثابت کیا کہ عورت کی حکم رانی کسی طور پر بھی جائز نہیں ہے۔ اس کتاب میں قرآن وسنت سے دلائل پیش کرنے کے ساتھ فقہاء اسلام اور علماء علم الکلام کی رائیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں مغرب پرست طبقے کی طرف سے عورت کی حکم رانی کے جواز کے سلسلہ میں جو توجیہات کی جاتی ہیں ان کا جواب دیا گیا ہے۔ عورت کی حکم رانی کے مسئلے کی تفہیم کے لیے یہ کتاب بنیادی مصدر کے طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ کتاب ۱۳۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے ۲۰۰۰ء میں شائع کیا ہے۔[۷]

۸۔ **عورت کی دیت شرعی دلائل کی روشنی میں:** عورت کی دیت کے حوالے سے مولانا گوہر رحمٰن کی یہ اہم کتاب ہے جس میں عورت کی دیت کے حوالے سے شرعی نقطۂ نظر کو بڑے مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس اہم مسئلے پر کتاب لکھنے کا سبب یہ ہے کہ صدر پاکستان ضیاء الحق نے پاکستان کے ایک معروف وکیل چودھری الطاف حسین (سابق گورنر پنجاب) کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کے سربراہ کی حیثیت سے چودہری صاحب نے دیت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی۔ اس کے منظرِ عام پر آنے کے بعد دیت کا مسئلہ ایک نزاعی مسئلہ بن گیا اور اس موضوع کے سلسلہ میں کئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشکالات پیدا ہو گئے۔ ان اشکالات کا نصوص شرعیہ کی روشنی میں مدلل اور جامع جواب مولانا نے اس کتاب میں دیا ہے۔ دیت کے موضوع پر کئی دوسرے اسکالرز کے نقطۂ نظر کا بھی اس میں جواب دیا گیا ہے، جن میں پروفیسر طاہر القادری اور جناب خالد اسحاق کے نام شامل ہیں۔ یہ کتاب ۱۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے دسمبر ۱۹۹۲ء میں شائع کیا ہے۔[۸]

۹- **حرمت سود- اشکالات کا علمی جائزہ:** وفاقی شرعی عدالت نے سود سے متعلق کچھ سوالات اہلِ علم کے سامنے رکھے تھے کہ ربا کا مفہوم کیا ہے؟ غیر سودی بنکاری کی عملی صورت کیا ہے؟ حکومت کی جانب سے جاری کردہ قرضوں کا مسئلہ، بنکوں سے غیر سودی قرضے حاصل کرنے کی متبادل تجاویز، نجی اور سرکاری بنکاری میں امتیاز کا مسئلہ، کیا زر نقد کے استعمال پر معاوضہ لینا ربا ہے؟ کیا کرنسی کی قیمت میں کمی کا اثر قرض کی اصل رقم پر نہیں پڑتا؟ کیا سونے اور اشیاء صرف کی قیمتوں میں اضافے کا اثر قرض کی اصل رقم پر نہیں پڑتا؟ ملکی اور غیر ملکی تجارت کی کامیابی کی تجاویز، مسلم اور غیر مسلم ریاست کے مابین سودی کاروبار کا مسئلہ، کیا بیمے کا کاروبار سود کے بغیر چلایا جانا ممکن ہے؟ کیا پراویڈنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ پر نفع ربا ہے، کیا انعامی بانڈوں پر دی جانے والی رقم ربا ہے؟ کیا تجارتی قرضوں اور غیر تجارتی قرضوں میں امتیاز کرنا درست ہے؟ بچت پر ابھارنے کے محرکات کیا ہیں؟ کیا اسلامی حکومت مسلمانوں پر ٹیکس لگا سکتی ہے؟ یہ وہ سوالات تھے جن کے جوابات مولانا گوہر رحمٰن نے ۳۰ جون ۱۹۹۱ء کو وفاقی شرعی عدالت کو ارسال کئے تھے، اور اس کے ساتھ سود سے متعلق ایک اور بحث بھی عدالت میں پیش کی تھی۔ ان دونوں کو بعد میں ادارہ معارف اسلامی لاہور نے جنوری ۱۹۹۳ء میں شائع کیا۔[۹]

۱۰- **حرمت سود پر عدالتی بیانات:** مولانا گوہر رحمٰن کے سود سے متعلق وفاقی شرعی عدالت میں پیش کردہ تمام دلائل اور پھر ۱۹۹۹ء میں سپریم کورٹ اپیلیٹ بینچ کے سامنے مولانا کے تمام تحریری بیانات 'حرمت سود پر عدالتی بیانات' کے عنوان سے کتابی صورت میں موجود ہیں۔ اس کتاب کے پانچ ابواب ہیں۔ پہلے اور دوسرے ابواب میں وفاقی شرعی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عدالت میں آپ کے سود سے متعلق دلائل مذکور ہیں، بقیہ تین ابواب میں سپریم کورٹ میں آپ کے پیش کردہ دلائل کو نقل کیا گیا ہے۔ یہ دلائل ربا کی حقیقت، بین الاقوامی سودی معاہدوں اور کرنسی کے بارے میں اشکالات کے جواب کی صورت میں ہیں۔ عصر حاضر میں سود کے معاملات کے سمجھنے میں مولانا گوہر رحمٰن کے یہ دلائل بہت معاون اور مفید ہو سکتے ہیں۔ ان دلائل کو یکجا کر کے کتابی صورت میں پیش کیا جائے تو یہ ایک اچھی خدمت ہوگی۔ یہ کتاب ۳۸۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے اسے اگست ۲۰۰۰ء میں شائع کیا ہے۔ [۱۰]

۱۱- اجتہاد اور اوصاف مجتہد: 'اجتہاد اور اوصاف مجتہد' کے عنوان سے مولانا نے ایک مختصر کتاب لکھی تھی جو ۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ فروری ۱۹۹۰ء میں حراء پبلیکیشنز، اردو بازار لاہور نے اس شائع کیا تھا۔ اس کتاب میں اجتہاد کے مفہوم، اجتہاد کی اقسام، مجتہد اور اوصاف مجتہد، قیاس، ارکان قیاس اور قیاس کے قانونی مقام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ اجتہاد اور اس سے متعلقہ تمام مباحث کا تفصیلی تذکرہ اس کتاب میں موجود ہے۔ فقہ و قانون کے طلبہ و اساتذہ کیلئے یہ کتابچہ رہنمائی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ [۱۱]

۱۲- اجتہاد و تقلید اور امام ابو حنیفہؒ کے فقہی اصول: اس کتاب کو مولانا گوہر رحمٰن نے ۲۰۰۰ء میں تالیف کیا۔ اس کا اصل محرک وہ مختصر کتابچہ ہے جو ۱۹۹۰ء میں 'اجتہاد اور اوصاف مجتہد' کے عنوان سے شائع ہوا تھا۔ اس کتابچے کو اہل علم نے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور لوگوں کے شدید اصرار پر آپ نے 'اجتہاد و تقلید اور امام ابو حنیفہؒ کے فقہی اصول' کے عنوان سے یہ کتاب مکمل کی۔ 'اجتہاد اور اوصاف مجتہد' نامی کتابچہ کو اس کتاب کا پہلا باب بنا دیا گیا ہے، دوسرے تین ابواب میں مسئلہ تقلید، امام ابو حنیفہؒ کے فقہی اصول، اور امام ابو حنیفہؒ کے سوانح و مناقب کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ دور میں حالات و واقعات میں تغیر و تنوع ناگزیر ہے اور اس مناسبت سے جدید مسائل کا وقوع پذیر ہونا لازمی امر ہے۔ ان جدید مسائل کے حل کے لئے اجتہاد کیسے کیا جائے؟ اور اس کی عملی صورت کیا ہو؟ اس پہلو سے مولانا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کی یہ کتاب بنیادی حیثیت کی حامل ہے، ۲۳۸ صفحات کی اس کتاب کو مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے ۲۰۰۰ء میں شائع کیا۔[۱۲]

۱۳۔ تصویر سازی اور فوٹو گرافی کی شرعی حیثیت: یہ کتاب تصویر سازی اور فوٹو گرافی کی شرعی حیثیت کو واضح کرتی ہے۔ ۶۲ صفحات کی اس کتاب کو اکتوبر ۱۹۹۹ء میں مکتبہ تفہیم القرآن نے شائع کیا۔ دور جدید میں تصویر سازی اور فوٹو گرافی کے ذیل میں کئی اشکالات پائے جاتے ہیں۔ اس مختصر کتاب میں مولانا گوہر رحمٰن نے تصویر سازی کے معاملے میں علامہ یوسف قرضاوی کے موقف کی تفصیل سے وضاحت کی ہے۔ اس کے ساتھ مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مولانا تقی عثمانیؒ کے دلائل بھی پیش کیے ہیں۔ مولانا گوہر رحمٰن نے جس استدلال اور جامعیت کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے اس سے ان تمام شبہات اور اشکالات کا ازالہ ہو جاتا ہے جو تصویر سازی کے سلسلے میں پائے جاتے ہیں۔[۱۳]

۱۴۔ مسئلہ وسیلہ اور امام ابن تیمیہؒ کے حالات: مولانا گوہر رحمٰن کی کتب میں اس کتاب کو یہ منفرد مقام حاصل ہے کہ مولانا نے اسے پشتو زبان میں تحریر کیا۔ یہ کتاب ۱۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کو شعبہ نشر و اشاعت انجمن اسلامیہ ہوتی مردان نے شائع کیا تھا۔ اس کتاب کو اہلِ حدیث حضرات نے بہت پسند کیا اور انہوں نے صوبہ سرحد میں اس کو بہت پھیلایا، تاکہ وسیلہ سے متعلق اہم مباحث لوگوں کی سمجھ میں آسکیں۔ اس کتاب میں وسیلہ کے مفہوم اور اقسام کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ابتداء میں کچھ بنیادی قواعد دیئے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں امام ابن تیمیہؒ کے حالاتِ زندگی بیان کیے گئے ہیں اور وسیلہ سے متعلق حافظ کفایت اللہ کے نظریات کا تنقیدی جائزہ بھی لیا گیا ہے۔[۱۴]

۱۵۔ مقدمہ دروس بخاری: مقدمہ دروس بخاری ۱۷ا صفحات پر مشتمل ہے، ۲۰۰۳ء میں مکتبہ تفہیم القرآن نے اسے شائع کیا۔ دس مباحث پر مشتمل اس مقدمہ کی ترتیب اور ربط بڑا فطری اور پر مغز ہے۔ بحث اول میں حدیث کے استاد اور طالب علم کے آداب، بحث دوم میں حدیث کا مفہوم، بحث سوم میں علم حدیث کی تعریف، بحث چہارم میں علم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حدیث کی غرض وغایت، بحث پنجم میں علم حدیث اور علماء حدیث کا مقام، بحث ششم میں حجیت حدیث بالفاظ قرآنی بیان کی گئی ہے، بحث ہفتم میں کتابت حدیث، بحث ہشتم میں تدوین حدیث، بحث نہم میں تراجم امام بخاری اور بحث دہم میں امام بخاری کا تعارف تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ اس مقدمہ کے ذیل میں ایک اہم بات یہ ہے کہ مولانا گوہر رحمٰن بخاری کے پہلے باب کی تیسری حدیث کی شرح لکھ رہے تھے کہ عین اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر گئی۔[۱۵]

۱۶۔ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء کا علمی جائزہ: محترم نواز شریف نے ۱۹۹۱ء میں ایک شریعت بل قومی اسمبلی سے پاس کرایا۔ اس بل کے ابتدائی حصے میں شریعت کی حقیقت کو تسلیم کیا گیا، لیکن اس ایکٹ کی دفعہ ۱۸ میں اقتصادی نظام کو دفعہ ۲۰ اور ۲۱ میں عائلی اور قانون سازی کے امور کو شریعت سے مستثنٰی قرار دیا۔ مولانا گوہر رحمٰن نے شریعت ایکٹ کی ان خامیوں کا علمی جائزہ لیا اور اس حقیقت کو واضح کیا کہ حکم راں کس طرح شریعت کے نام پر غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء پر لکھا ہوا آپ کا علمی جائزہ ۱۶۵ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کو مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔ مولانا نے علمی جائزہ کو پیش کرتے ہوئے کسی قسم کی مداہنت یا کم زوری کا مظاہرہ کیے بغیر ایک عالم حق کا کردار ادا کرتے ہوئے اپنے موقف کو پیش کیا ہے۔[۱۶]

۱۷۔ تفہیم المسائل: مولانا گوہر رحمٰن کی فقہی خدمات کی حقیقی آئینہ دار 'تفہیم المسائل' ہے جو ۱۹۸۱ء سے ۲۰۰۰ء تک مختلف استفسارات کے جوابات کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ فقہی مسائل کے ذیل میں آپ کا طرز عمل یہ ہے کہ آپ ہمیشہ فقہی مسائل میں قرآن وسنت سے استدلال کرتے ہیں، تائید وتشریح میں فقہاء اسلام اور مفسرین ومحدثین کے اقوال کو پیش کرتے ہیں۔

تفہیم المسائل چھ حصوں پر مشتمل ہے، تمام جلدوں کا تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ حصۂ اول: اس مجموعے میں آٹھ خصوصی مقالے شامل ہیں، جن کے عنوانات درج ذیل ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱- اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ کی تفسیر

۲- فلسفۂ حج

۳- ذبیحۂ اہل کتاب کے حلال ہونے کی شرائط

۴- مردوں اور عورتوں کی جماعت میں عورت کی امامت (ڈاکٹر حمید اللہ کی رائے پر تنقید)

۵- داڑھی منڈوانا اور کتروانا

۶- کیسٹوں میں دف وغیرہ کی موسیقی کے بارے میں شرعی حکم

۷- پردے کے بارے میں ناظمۂ حلقہ خواتین جماعت اسلامی کے سوالات کے جوابات

۸- سیاسی پارٹیوں کی شرعی حیثیت (وفاقی شرعی عدالت کے سوالنامے کا جواب)

ان آٹھ خصوصی مقالوں کے علاوہ اس مجموعے میں ۱۶۵ استفسارات کے جوابات شامل ہیں ان میں ۲۱ سوالات اسلامی میڈیکل ایسوسی ایشن کے ہیں، جو جدید طبی مسائل سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے جوابات قرآن وسنت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں دیے گئے ہیں، مسائل کے اس مجموعے کو تین عنوانات پر تقسیم کیا گیا ہے۔

۱- تفسیر آیات وتخریج وتشریح

۲- عام فقہی مسائل

۳- تحریک اسلامی سے متعلق مسائل

مسائل کی تحقیق میں فقہی تعصب وتحزّب سے احتراز کیا گیا ہے، تفہیم المسائل حصۂ اول ۶۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے اسے اگست ۲۰۰۰ء میں شائع کیا ہے۔ ۱۷

۲۔ حصۂ دوم: اس حصہ میں صرف معاشی مسائل سے بحث کی گئی ہے، اس میں سترہ سوالات کے جوابات اور چھ تفصیلی مقالات ہیں۔ ان مقالات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱- معاشی انصاف کے چند اصول: یہ مقالہ ۱۹۶۳ء میں جماعت اسلامی کی اقتصادی کمیٹی کے سوالنامے کے جواب میں لکھا گیا تھا۔

۲- ادھار اور نقد قیمتوں میں فرق رکھنا: یہ مقالہ اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے زیر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اہتمام ایک سیمینار میں ۲۴ دسمبر ۱۹۸۴ء کو پیش کیا گیا تھا۔

۳۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل اسلام آباد کے سوال نامے کا جواب

۴۔ طبقۂ مترفین اور عدل اجتماعی: یہ مقالہ جناب اسعد گیلانی کی تجویز پر لکھا گیا تھا۔

۵۔ کیا اسلامی حکومت اپنی مسلمان رعایا پر ٹیکس لگا سکتی ہے؟ یہ مقالہ وفاقی شرعی عدالت کے سوال نامے کے جواب میں لکھا گیا۔

۶۔ وفاقی شرعی عدالت کے 'سود' کے بارے میں سوال نامے کا جواب اور 'بین الاقوامی سود' پر مشتمل مقالہ بھی اس میں شامل ہے۔

یہ حصہ ۳۷۵ صفحات پر مشتمل ہے جنوری ۱۹۹۸ء میں مکتبہ تفہیم القرآن مردان نے اسے شائع کیا۔۱۸

۳۔ حصۂ سوم: اس حصے میں کل ۱۲۵ سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں، جن میں سے ۱۹ سوالات تفسیر آیات اور تشریح احادیث سے متعلق ہیں۔ ۶۲ سوالات عام فقہی مسائل سے متعلق ہیں، ۳۶ سوالات کا تعلق معاشی مسائل سے ہے اور ۸ سوالات تحریکی مسائل سے متعلق ہیں، ۴۳۵ صفحات پر مشتمل اس حصہ کو بھی مکتبہ تفہیم القرآن نے ستمبر ۱۹۹۹ء میں شائع کیا۔۱۹

۴۔ حصۂ چہارم: اس مجموعۂ مسائل میں کل ۱۸۲ سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں، جن میں ۱۷ سوالات تفسیر و تاویل آیات اور تخریج و تشریح احادیث سے متعلق ہیں۔ ۱۰۷ عام فقہی مسائل سے متعلق ہیں' ۴۵ کا تعلق معاشی مسائل سے ہے' ۱۳ سوالات تحریکی مسائل سے متعلق ہیں،

یہ مجموعہ ۴۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ تفہیم القرآن مردان سے ستمبر ۱۹۹۹ء میں شائع ہوا۔۲۰

۵۔ حصۂ پنجم: یہ حصہ ۱۹ مقالات پر مشتمل ہے جن کے متنوع موضوعات ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء پر تبصرہ

© rasailojaraid.com

۲۔ خرم جاہ مراد مرحوم کے سوالات کے جوابات (ایمان و اسلام، اور دعوت و تبلیغ سے متعلق اسلامی احکام)

۳۔ جماعت اسلامی قرآن وسنت کے آئینے میں

۴۔ امت مسلمہ کی پالیسی اور حکمت عملی

۵۔ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل

۶۔ نقاب کے بارے میں ارشاد احمد حقانی کے آرٹیکل پر تبصرہ

۷۔ التزام جماعت کا صحیح مفہوم

۸۔ فکر مودودی کیا ہے؟

۹۔ الجماعت کے صحیح مفہوم پر تنقیدی مضامین کا جائزہ

۱۰۔ رمضان اور صیام رمضان

۱۱۔ شباب ملی اور تحریک اسلامی

۱۲۔ اشراقی تجدد کا جائزہ

۱۳۔ اقامت دین اور اعلاء دین

۱۴۔ جماعت اسلامی کی تحریک اور اس کے محرکات

۱۵۔ تعلیم نسواں

۱۶۔ پوتے کی میراث

۱۷۔ کیا پوتوں اور نواسوں کے لئے وصیت فرض ہے؟

۱۸۔ نفاذ شریعت اور پندرہواں ترمیمی بل

۱۹۔ ذکر الٰہی کی حقیقت اور فضیلت

یہ مجموعہ ۵۵۴ صفحات پر مشتمل ہے اور مکتبہ تفہیم القرآن نے اسے اگست ۲۰۰۲ء میں شائع کیا۔[۲۱]

۶۔ حصہ ششم: اس حصہ میں کل ۱۵۸ سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں، جن میں ۱۷ سوالات تفسیر آیات وتشریح احادیث سے متعلق، ۹۲ سوالات فقہی امور سے متعلق، ۳۱ سوالات معاشی امور سے متعلق اور ۱۸ سوالات تحریکی مسائل سے متعلق ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کل صفحات ۵۶۶ ہیں۔ مولانا اپنی زندگی میں اس حصے کا دیباچہ نہیں لکھ سکے تھے، اس کا دیباچہ آپ کے بیٹے ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے لکھا ہے، مکتبہ تفہیم القرآن نے اگست ۲۰۰۳ء میں اسے شائع کیا۔۲۲

علمی و فقہی خدمات کا عملی پہلو

مولانا گوہر رحمٰن نے شریعت اسلامی کے نفاذ کیلئے کئی عملی اقدامات کیے، ان میں مدرسہ جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن، جامعہ اسلامیہ تفہیم القران للنساء والبنات، رابطۃ المدارس الاسلامیہ، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ اور جمعیۃ اتحاد العلما کا قیام، متحدہ مجلس عمل اور نوجوانوں کے لئے شباب ملی کے قیام میں بنیادی کردار، قومی اسمبلی میں شریعت بل پیش کرنا، مالاکنڈ ڈویژن کیلئے نفاذ شریعت کے لئے مسودۂ قانون تیار کرنا، اور صوبۂ سرحد میں نفاذ شریعت کے لئے مسودہ قانون تیار کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

۱۔ مدرسہ جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن:

مولانا گوہر رحمٰن نے اس مدرسے کی بنیاد ۱۹۶۷ء میں محلّہ رستم خیل مردان میں رکھی، اس مدرسہ میں ہزاروں طلبہ تعلیم حاصل کر چکے ہیں، آپ کے ہاں دینی مدارس کی ایک خاص اہمیت ہے، آپ نے دینی مدارس کی ضرورت کی دس وجوہ بیان کی ہیں، جو انتہائی اہم ہیں:

۱- اللہ کی بندگی کے تقاضے پورے کرنا اور اس کے دین پر عمل کرنا، علم دین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۲- دعوت دین اور اقامت دین و نفاذ شریعت کے لئے جدو جہد کرنا علم دین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۳- اسلامی انقلاب کے لئے فکری انقلاب ضروری ہے اور فکری انقلاب علم دین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۴- اسلامی ریاست کے قیام کیلئے اصلاح معاشرہ ضروری ہے اور اصلاحی کام علم دین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۵- اسلامی ریاست کو چلانے کیلئے اسلامی قیادت ضروری ہے اور اسلامی قیادت علم دین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۶- غیر اسلامی افکار پر تنقید کرنا، اور علم و تحقیق کے میدان مین ان کا مقابلہ کرنا علم دین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۷- امت مسلمہ کے قائدین علماء دین ہیں اور علماء دین مدارس میں تیار ہوتے ہیں۔

۸- قرآن کی تعلیم و تبلیغ جہاد کبیر ہے اور قرآن کا علم دینی مدارس ہی میں حاصل ہوسکتا ہے۔

۹- قرآن وسنت کی تدریس کی مجالس پر سکینت اور رحمت نازل ہوتی ہے اور یہ مجالس دینی مدارس میں ہی قائم ہوتی ہیں۔

۱۰- علم دین حاصل کرنا مسلمان مردوں و عورتوں پر فرض ہے اور یہ فرض دینی مدارس میں ادا ہوسکتا ہے۔[۲۳]

جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن کے مقاصد اور اہداف:

جامعہ اسلامیہ ایک خاص علمی اور تحقیقی ادارہ ہے جو فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر قرآن وسنت کی تعلیم و تحقیق اور طلبہ کی تربیت کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ اس تعلیمی ادارے کا مقصد ایسے علماء تیار کرنا ہے جو درج ذیل صفات کے حامل ہوں:

۱- جو حق جو، حق گو اور حق پرست ہوں۔

۲- جو سطحی اور سرسری نہیں بلکہ گہرے تحقیقی علم کا ذوق وشوق رکھنے والے ہوں۔

۳- جو علم پر عمل کرتے ہوں اور علم کے اس ہتھیار کو اصلاح نفس اور اصلاح معاشرہ کیلئے استعمال کرتے ہوں۔

۴- جو دعوت دین اور اقامت دین کے لئے جدوجہد کا جذبۂ صادق رکھتے ہوں۔

۵- جو فروعی اور اجتہادی اختلاف کو امت میں افتراق کا ذریعہ نہ بناتے ہوں اور فرقہ واریت اور گروہی عصبیت سے پاک ہوں۔

۶- جو اتحاد امت کے داعی ہوں اور اصول دین پر امت کو متحد کرنے کیلئے کوشاں ہوں۔

۷- جو قرآن وسنت کی تعلیم اور تبلیغ اور دعوت وارشاد میں مصروف عمل رہتے ہوں۔

۸- جو شرک و بدعت اور غیر اسلامی افکار کے ابطال اور رد میں مشغول رہتے ہوں۔

۹- جو تجدد فی الدین کے جراثیم سے پاک اور تجدید و احیاء دین کے لئے کوشاں ہوں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۰۔ جو ظالم حکمرانوں، سرمایہ داروں اور سیکولر سیاست دانوں کے آلہٗ کار نہ ہوں۔۲۴؎

جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن اس وقت ملک کی ایک معروف دینی درس گاہ ہے جس میں سیکڑوں طلبہ حصول علم میں مصروف ہیں۔ حقیقت میں یہ مولانا کی بہت بڑی علمی اور دینی خدمت ہے۔

۲۔ جامعہٗ اسلامیہ تفہیم القرآن للنساء والبنات:

مولانا گوہر رحمٰن نے جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن للنساء والبنات بھی مردان میں قائم کیا ہے جس میں سیکڑوں طالبات دین کا علم حاصل کر رہی ہیں۔ اس مدرسہ میں درج ذیل شرائط کی حامل طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے:

۱۔ شعبہٗ حفظ و تجوید میں ہر اس طالبہ کو داخلے کی اجازت ہے جو ناظرہٗ قرآن پڑھ چکی ہو اور عمر دس سال سے کم نہ ہو۔

۲۔ شعبہٗ درس نظامی میں میٹرک پاس طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

۳۔ مڈل سے کم درجے کی طالبات کیلئے ایک سالہ کورس رکھا گیا ہے۔۲۵؎

اس مدرسہ میں تعلیم کی درجہ بندی کچھ اس طرح سے ہے:

۱۔ دینی علوم کے چار درجوں کا نصاب ۲۔ دورہٗ تفسیر ۳۔ تحفیظ و تجوید

جامعہٗ اسلامیہ تفہیم القرآن للنساء والبنات کا قیام مولانا گوہر رحمٰن کی ایک عظیم خدمت اور علمی اور فکری بصیرت کا عملی ثبوت ہے، کیونکہ مردوں کیلئے تو ملک کے ہر کونے میں مدارس قائم ہیں، لیکن عورتوں کیلئے اس قسم کے تعلیمی ادارے قائم کرنا مشکل لیکن بہت ضروری ہے۔

۳۔ ادارہٗ تفہیم الاسلام مردان کا قیام:

مولانا گوہر رحمٰن نے مختلف مسائل کی تنقیح و تفہیم کیلئے تصنیف و تالیف کے اس تحقیقی ادارے کی بنیاد رکھی، اس ادارے کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ جدید حل طلب مسائل کی تنقیح اور ان کے شرعی حکم کی تحقیق

۲۔ دینی احکام کی جدید عصری طرز تحریر میں تدوین و تشریح

۳۔ سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کے درمیان پہلے سے جو مسائل اختلافی چلے آرہے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینی اور ملی مصالح کی بنیاد پر یا دلیل کی قوت سے کسی ایک رائے کو ترجیح دینا۔

۴۔نصوص کی اجماعی تعبیر اور اہل سنت کی متفقہ رائے کے خلاف متجدّد دین کی تعبیرات و تاویلات پر علمی تنقید کرنا۔

۵۔قومی اور بین الاقوامی مسائل میں اسلامی نقطۂ نظر کی وضاحت کرنا۔

۶۔استفسارات کے جوابات دینا۔

۷۔عوام کے اندر فہم دین، دعوت دین، محبت دین اور فکر اقامت دین پیدا کرنے کے لیے دعوتی 'تعلیمی' تبلیغی اور اصلاحی کام کرنا۔

۸۔نسلی، لسانی، علاقائی، جماعتی وگروہی اور فرقہ وارانہ عصبیتوں کے استحصال اور امت مسلمہ کے اتحاد و یکجہتی کیلئے علمی اور دعوتی میدانوں میں کام کرنا۔

ادارۂ تفہیم الاسلام کے تحت مجلس بحث و تحقیق قائم کی گئی ہے اور ملک کے طول وعرض سے جید علماء اس مجلس کے ممبر منتخب ہوتے ہیں۔جدید مسائل کی تحقیق میں علوم جدیدہ کے ماہرین سے بھی یہ مجلس استفادہ کرتی ہے، اس مجلس کے زیر اہتمام مختلف قسم کی تدریسی، دعوتی اور دیگر سرگرمیاں جاری ہیں۔ادارۂ تفہیم الاسلام کے تحت تصنیف و تالیف کا کام بھی ہوتا ہے اب تک کئی کتب اس ادارہ کے ذریعہ منظر عام پر آچکی ہیں۔

۴۔ رابطۃ المدارس الاسلامیہ کا قیام:

۲۷-۲۸/ فروری ۱۹۸۳ء کو منصورہ لاہور میں ملک کے مدارس کا ایک کنونشن ہوا۔اس کا انعقاد مولانا گوہر رحمٰن، مولانا محمد چراغ، مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور مولانا گلزار احمد مظاہری کے مشورہ سے ہوا، اس کنونشن میں تین سو علماء شریک ہوئے۔اس میں مدارس کے لیے نیا نصاب مقرر کیا گیا، رابطۃ المدارس الاسلامیہ کی تنظیم بنائی گئی، امتحانی بورڈ تشکیل دیا گیا۔مفتی سیاح الدین کاکاخیل اس کے صدر منتخب ہوئے، لیکن ان کی حادثاتی موت کے بعد، مولانا گوہر رحمٰن اس کے صدر مقرر ہوئے ۔آپ کی سرپرستی میں اس ادارے نے بہت ترقی کی اور تحریک اسلامی سے وابستہ تمام مدارس ایک لڑی میں پرو دیے گئے۔اس کوشش کا ایک اہم مقصد یہ تھا کہ مدارس کے خلاف حکم رانوں کی مذموم کوششیں ناکام بنائی جاسکیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ:

پوری دنیا میں استعماری قوتیں مدارس اسلامیہ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہی ہیں کہ پاکستان میں قائم مدارس دینیہ بنیاد پرستی، دہشت گردی اور انتہا پسندی کا مرکز ہیں، مغرب نواز حکم رانوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ مدارس دینیہ کے نصاب کو تبدیل کیا جائے اور مدارس دینیہ پر پابندیاں لگائی جائیں۔ مولانا گوہر رحمٰن نے مدارس دینیہ کے خلاف مغربی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، آپ کی کوششوں سے تحفظ مدارس دینیہ کنونشن منعقد ہوئے، آپ نے ان کنونشنوں میں اپنے عالمانہ، مجاہدانہ اور متکلمانہ خطابات کے ذریعے مدارس دینیہ کے تحفظ کو یقینی بنایا اور مدارس دینیہ کے سلسلے میں حکم رانوں کے رویہ پر کڑی نکتہ چینی کی، اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے پلیٹ فارم کو موثر بنانے میں آپ کا کلیدی کردار رہا ہے۔

۶۔ جمعیۃ اتحاد العلما کا قیام:

۱۹۶۳ء میں جمعیۃ اتحاد العلماء کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے قیام میں مولانا گوہر رحمٰن کا کردار کلیدی نوعیت کا ہے۔ آپ اتحاد امت کے ساتھ علما کے اتحاد پر بھی بہت زور دیتے تھے۔ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے نفاذ شریعت اور اتحاد ملت کے عنوان سے ایک اہم کتاب لکھی ہے۔ جمعیۃ اتحاد العلماء کے تاسیسی اجلاس میں بھی آپ شریک تھے اور پھر اس پلیٹ فارم سے آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

۷۔ متحدہ مجلس عمل کے قیام میں اہم کردار:

مولانا گوہر رحمٰن تحزّب کے سخت خلاف تھے دینی جماعتوں کا اتحاد آپ کی عظیم خواہش تھی۔ اس خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپ نے بھرپور کوششیں کیں، بالآخر ان کوششوں کا نتیجہ متحدہ مجلس عمل کے قیام کی صورت میں آیا، آپ مجلس عمل کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہتے تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں جب بیماری نے آپ کو گھیر رکھا تھا اس وقت بھی اپنے بیٹے ڈاکٹر عطاء الرحمٰن سے معلومات لیتے اور دینی جماعتوں کے اس اتحاد سے متعلق ہدایات دیتے رہتے تھے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ شریعت بل کی تیاری:

مولانا گوہر رحمٰن ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں NA-47 مردان سے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے آپ پاکستان میں شریعت کے عملی نفاذ کے خواہاں تھے۔ اس مقصد کے پیش نظر آپ نے ایک شریعت بل ترتیب دیا، یہ بل ۱۲/دسمبر ۱۹۸۵ء کو ایوان میں پیش کیا گیا، ۲۶/جنوری ۱۹۸۶ء کو سینٹ میں اس پر بحث ہوئی، اس بل میں اسلامی قانون اور اس کے نفاذ کا پورا طریقہ کار موجود تھا، لیکن جب اسے قومی اسمبلی اور سینٹ میں پیش کیا گیا تو حکمران طبقہ کے پارلیمنٹیرین اور سینٹرز نے شدید اعتراضات کیے، پروفیسر خورشید صاحب ۲۶، میاں طفیل محمد ۲۷، سید اسعد گیلانی ۲۸ اور خود مولانا گوہر رحمٰن نے ان تمام اعتراضات کے جوابات دیے۔

بہر حال مولانا گوہر رحمٰن کا ترتیب دیا ہوا شریعت بل اسلامی دستور سازی کے حوالے سے ایک اہم رہنما دستاویز ہے۔

۸۔ مالاکنڈ ڈویژن کیلئے نفاذ شریعت کا مسودۂ قانون:

مالاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کا ہمیشہ سے یہ شدید مطالبہ رہا ہے کہ وہاں پر شریعت کا نفاذ عملاً کیا جائے۔ اس سلسلے میں اس علاقے کے لوگوں کی کوششیں تاریخی حیثیت کی حامل ہیں۔ ۱۹۹۰ء کے بعد جب مالاکنڈ میں یہ تحریک چلی کہ 'شریعت یا شہادت'، تو مولانا گوہر رحمٰن نے لوگوں کے جذبات و احساسات کے عین مطابق مالاکنڈ ڈویژن کے لیے ایک مسودۂ قانون تیار کیا اور حکومت کے حوالے کیا۔ اس مسودۂ قانون کی ۲۲/دفعات ہیں اس مسودہ میں یہ کہا گیا ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن میں شریعت کی بالادستی ہوگی۔ شرعی عدالتیں قائم کی جائیں گی، کوئی شخص عدالتی احتساب سے بالاتر نہیں ہوگا، تعلیمی اداروں میں اسلامی تعلیم و تربیت کا بندوبست ہوگا، سود کا مکمل خاتمہ ہوگا، سود کے متبادل کے طور پر شرکت اور مضاربت کا نظام رائج ہوگا، زکوۃ کا نظام قائم کر کے زکوۃ کی رقم مالاکنڈ کے مستحقین میں تقسیم کی جائے گی۔ ۲۹

۹۔ صوبۂ سرحد کیلئے نفاذ شریعت کا مسودۂ قانون:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گزشتہ انتخابات میں صوبۂ سرحد میں متحدہ مجلس عمل کی حکومت قائم ہوئی تو آپ نے ۵/جنوری ۲۰۰۳ء کو پروفیسر محمد ابراہیم کو ایک خط کے ذریعے نفاذ شریعت کی طرف متوجہ کیا اور اس کے لئے انہیں صوبائی سطح پر نفاذ شریعت ایکٹ کا ایک مسودہ تیار کر کے بھیجا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس حکومت اور پارلیمانی قوت کی بنیاد پر مجلس عمل کے قائدین، وزراء اور منتخب نمائندے ذمہ دار ہیں کہ اسلامی نظام، نفاذ شریعت اور اصلاح معاشرہ کیلئے نتیجہ خیز قانونی اور انتظامی اقدامات کریں، ورنہ خدا اور خلق خدا کے حساب کا سامنا کرنا پڑے گا۔[۳۰]

صوبۂ سرحد کے لیے آپ نے جو مسودۂ قانون تیار کیا اس کی چودہ دفعات ہیں۔ آپ کا تیار کیا ہوا یہ مسودۂ قانون شریعت ایکٹ ۱۹۸۶ء اور شریعت ایکٹ مالاکنڈ ڈویژن سے بہت حد تک مماثلت رکھتا ہے۔

حواشی و مراجع

*مولانا گوہر رحمٰن ۵/فروری ۱۹۳۶ء میں گاؤں چمراسی درہ شنکلی تحصیل و ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے، والد کا نام مولوی شریف اللہ ہے، دینی تعلیم حضرت مولانا عبدالمالک امام شیخوسر ڈھیری مسجد سے حاصل کی۔ ایک طویل عرصہ درس و تدریس میں گزارا، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی کتاب 'الجہاد فی الاسلام' کے مطالعہ نے آپ کو جماعت اسلامی میں شمولیت پر آمادہ کیا۔ جماعت اسلامی صوبۂ سرحد کے امیر اور مرکزی شوریٰ کے رکن رہے۔ دو دفعہ قومی اسمبلی کے رکن بھی بنے، ایوان اقتدار میں ٹھوس موقف، مدلل گفتگو اور مثبت کردار کی بدولت 'مرد ایوان' کے لقب سے مشہور ہوئے، ۱۸/مارچ ۲۰۰۳ء کو انتقال ہوا، آپ کی آخری آرام گاہ مدرسۂ تفہیم القرآن مردان کے احاطے میں ہے۔

۱- علوم القرآن، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۳ء
۲- جواہر التوحید، شاہین برقی پریس، پشاور، ۱۹۵۹ء
۳- حقیقت توحید و سنت، مکتبہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور، ۱۹۸۶ء
۴- اسلامی سیاست، مکتبہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور، ۱۹۸۱ء
۵- نفاذ شریعت اور علما کا دینی فریضہ، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۷۶ء
۶- نفاذ شریعت اور اتحاد ملت، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۰ء

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷- عورت کی حکم رانی قرآن وسنت کی روشنی میں، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۰ء

۸- عورت کی دیت شرعی دلائل کی روشنی میں، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۲ء

۹- حرمتِ سود، اشکالات کا علمی جائزہ، ادارہ معارف اسلامی، لاہور، ۱۹۹۳ء

۱۰- حرمتِ سود پر عدالتی بیانات، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۰ء

۱۱- اجتہاد اور اوصافِ مجتہد، حرا پبلیکیشنز اردو بازار، لاہور، ۱۹۹۰ء

۱۲- اجتہاد و تقلید اور امام ابوحنیفہؒ کے فقہی اصول، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۰ء

۱۳- تصویر سازی اور فوٹو گرافی کی شرعی حیثیت، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۹ء

۱۴- مسئلہ وسیلہ اور امام ابن تیمیہؒ کے حالات، شعبۂ نشر و اشاعت انجمن اسلامیہ ہوتی، مردان (یہ کتاب چوں کہ پشتو زبان میں ہے، اس لیے اس کو سمجھنے کے لیے پشتو زبان کے ماہر اور شعبۂ صحافت پنجاب یونی ورسٹی کے طالب علم برادر ضیاء الحق نے خصوصی رہ نمائی کی)

۱۵- مقدمۂ دروس بخاری، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۳ء

۱۶- شریعت ایکٹ کا علمی جائزہ، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۱ء

۱۷- تفہیم المسائل جلد اول، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۰ء

۱۸- تفہیم المسائل جلد دوم، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۸ء

۱۹- تفہیم المسائل جلد سوم، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۹ء

۲۰- تفہیم المسائل جلد چہارم، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۱۹۹۹ء

۲۱- تفہیم المسائل جلد پنجم، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۲ء

۲۲- تفہیم المسائل جلد ششم، مکتبہ تفہیم القرآن، مردان، ۲۰۰۳ء

۲۳- جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن کا تعارف اور مختصر تاریخ، ص ۱۰

۲۴- جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن کا تعارف اور مختصر تاریخ، ص ۳۱

۲۵- جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن للنساء والبنات کا تعارف

۲۶- پروفیسر خورشید احمد، شریعت بل کا اصل مقصد، ضرورت و اعتراضات کا علمی جائزہ، ص ۱،۲

۲۷- میاں طفیل محمد، نویں دستوری ترمیم اور شریعت بل کا فرق

۲۸- سید اسعد گیلانی، پاکستان میں نفاذ شریعت کیوں، شائع کردہ متحدہ شریعت محاذ لاہور، ۱۹۸۶ء

۲۹- مولانا گوہر رحمٰن، نفاذ شریعت اور اتحاد ملت، ص ۱۲۲-۱۲۸

۳۰- مکتوب بنام پروفیسر محمد ابراہیم، ۵/ جنوری ۲۰۰۳ء

© rasailojaraid.com